۱۸ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش	۲۲ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ	۱۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۴۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کیطرف سے گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر کو جھنگ گھیانہ کے جلسہ میں بھیجا گیا۔ اور نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو خوشاب بغرض تربیت بھیجا گیا۔

چودھری منیر احمد صاحب واقف زندگی ننگل باغباناں کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفیر احمد نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ہندو مسلم اتحاد کا بھلایا ہوا سبق یاد آنے لگا

ہندو مسلمانوں کے اتحاد۔ ملک میں قیام امن اور حصول آزادی کے لئے سب سے بہترین طریق یہی تھا۔ کہ دہلی میں مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان جو گفتگوئے مصالحت ہو رہی تھی۔ اسے کامیاب بنایا جاتا۔ آثار اور قرائن سے ناکامی کے مقابلہ میں کامیابی کی زیادہ توقع تھی۔ اور بعض اوقات تو یہ توقع یقین کا درجہ حاصل کر لیتی تھی لیکن پھر ایسا وقت آگیا جب مایوسی چھا گئی۔ اور اس شدت سے چھائی۔ کہ اس کی ظلمت میں امید کی شعاعیں گم ہو کر رہ گئیں۔

جس مرحلہ پر بھی یہ جدوجہد ناکام ہوتی وہ افسوسناک سمجھا جاتا۔ لیکن اب زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ کانگرس نے اس موقعہ پر مصالحت کی عمارت کو چکنا چور کر دیا۔ جبکہ اس کا بہت کچھ بار گاندھی جی پر پڑتا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ مصالحت کی گفتگو کے ناکام ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہ گاندھی جی نے مفاہمت کی گفتگو کے دوران میں مان لیا تھا۔ کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اس پر ایک دوسرا فارمولا مرتب کیا گیا۔ اور نواب صاحب بھوپال یہ فارمولا لے کر گاندھی جی کی خدمت میں پہنچے۔ گاندھی جی نے یہ فارمولا پڑھا۔ اور اس پر اپنے دستخط ثبت کر دیئے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب یہ مشہور ہو چکا تھا کہ مشترکہ بیان پر صرف دستخط ہونے باقی رہ گئے ہیں۔ مگر کانگرسی لیڈروں نے گاندھی جی کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اور اس پر گفتگوئے مصالحت ختم ہو گئی۔ اور کانگرس یہ اعلان کر کے اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھ بیٹھی۔ کہ گاندھی جی نے اس فارمولا پر ذاتی حیثیت سے دستخط کئے تھے۔ نہ کہ کانگرس کی طرف سے۔ مگر گاندھی جی نے یہ دیکھتے ہوئے کہ جس ہندو مسلم اتحاد کے لئے وہ ایک عرصہ سے بے تابی کا اظہار کرتے چلے آرہے تھے۔ اس کی ساری عمارت ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے معتقد ہی گرا رہے ہیں دم نہ مار سکے۔ بلکہ انہی دنوں گاندھی جی نے ایک بیان میں یہاں تک کہہ دیا کہ مسلم لیگ اور کانگرس میں سمجھوتہ ہو یا نہ ہو۔ ہندوستان کی آزادی رک نہیں سکتی۔ گویا جب حکومت صرف کانگرس کے ہاتھ میں آگئی گاندھی جی کے نزدیک ہندوستان کی آزادی کے لئے ہندو مسلم سمجھوتہ اور اتحاد کی ضرورت ہی مفقود ہو گئی۔ اور انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ کانگرس مسلمانوں کو نظر انداز کر کے بھی کامل آزادی حاصل کر سکتی۔ اور ہندوستان میں حکومت چلا سکتی ہے۔

اب جبکہ لیگ نے مصالحت اور مفاہمت کی سعی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اور مسلمانوں کے بعض طبقوں کے نزدیک اس نے کئی اہم مطالبات تک سے دستبرداری اختیار کر لی مگر پھر بھی کانگرس رضامند نہ ہوئی۔ تو سوائے اسکے چارہ ہی کیا تھا۔ کہ لیگ عارضی حکومت میں اس عزم اور ارادہ کے ساتھ شریک ہو۔ کہ اس میں شریک ہو کر اپنے حقوق اور مطالبات کے لئے جدوجہد جاری رکھے گی۔ اس پر گاندھی جی نے پے بہ پے جو اعلان کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف تو انہیں پھر یہ احساس ہونے لگا ہے۔ کہ اگر ہندو مسلمانوں میں سمجھوتہ اور اتحاد نہ ہوا۔ تو ہندوستان کبھی آزاد نہ ہو گا۔ اور دوسری طرف وہ یہ خواہش ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ ہندو مسلمانوں کو ملکر حکومت چلانی چاہیئے۔ چنانچہ ایک اعلان میں انہوں نے کہا ہے کہ "اگر انہوں (ہندو مسلمانوں) نے ایسا نہ کیا (یعنی اتحاد نہ کیا) تو میں گھروں کی چھتوں سے اعلان کرونگا۔ کہ وہ آزادی کے لئے چیخ رہے ہیں۔ وہ نہ انہیں ملی ہے۔ اور نہ کبھی ملیگی۔ کوئی بھی شخص یا قوم جو انسانوں کیطرح عمل نہ کرتی ہو۔ آزاد نہیں ہو سکتی۔"

دوسرے اعلان میں فرمایا ہے "میں چاہتا ہوں کہ میرے خدشات غلط ثابت ہوں۔ اور ہندو مسلمان ہندوستان کی خدمات کے لئے بطور بھائی بھائی کام کریں۔"

ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن کیا یہ رنج اور افسوس کی بات نہیں کہ گاندھی جی کو یہ بھولا ہوا سبق اس وقت یاد آیا جب مسلم لیگ عارضی حکومت میں بغیر سمجھوتہ کے داخل ہونے پر مجبور ہو گئی۔ کاش یہ اسی وقت یاد ہوتا۔ جب مسلم لیگ اور کانگرس میں سمجھوتہ کے لئے جدوجہد ہو رہی تھی۔ اور کانگرس بات بات پر اڑ جاتی تھی۔ حتی کہ اس نے گاندھی جی کے کئے کرائے پر بھی پانی پھیر دیا۔ اس وقت گاندھی جی کا خاموش رہنا بلکہ یہاں تک کہنا کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے کانگرس اور لیگ کا اتحاد ضروری نہیں۔ نہایت ہی افسوسناک تھا۔

پھر ایک طرف تو یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر مسلم لیگ کے نمائندوں نے عارضی حکومت میں مزاحمت کی پالیسی اختیار کی۔ تو کانگرس حکومت سے علیحدہ ہو جائیگی۔ اور دوسری طرف تشدد اور قانون شکنی کی حمایت کرنے والے مسٹر جے پرکاش نارائن ایسے ہندو ۲۰-۲۰ ہزار کے مجمع میں یہ اعلان کر رہے ہیں۔ اور ایسے اعلان ہندو اخبارات بڑے اہتمام سے شائع کر رہے ہیں کہ "اگر پنڈت نہرو کو عارضی گورنمنٹ سے نکلنے پر مجبور کیا گیا۔ تو ہم انقلاب کی ایسی آگ لگائینگے جو برطانوی راج کو جلا کر راکھ کر دیگی"۔ مگر ان سے اتنا نہیں کہا جاتا کہ مسلم لیگ عارضی حکومت میں داخل ہونے پر وہ اس قدر مشتعل کیوں ہو رہے ہیں رواداری سے کچھ تو کام لیں۔ اپنا رویہ بدلیں مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق دیں اور حسن سلوک سے انکی شکایات دور کریں۔ جو اس وقت تک حقیقت کی شکل اختیار کر چکی ہیں اگر ہندو صاحبان ایسا کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہندو مسلم اتحاد پختہ بنیادوں پر قائم نہ ہو جائے۔ لیکن جب تک ان بنیادوں کو استوار نہیں کیا جاتا

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات عالیہ

جامعہ احمدیہ قادیان کی طرف سے جو دعوت چائے جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان کے اعزاز میں ۱۶ ماہ اخاء کو دی گئی۔ اس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک مختصر سی تقریر میں فرمایا۔ کہ قرآن کریم کے کئی بطن ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قول ہے کہ قرآن کریم کے سات بطن ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر بطن کی آگے کئی شاخیں یا تفسیریں ہیں۔ اسی طرح پیشگوئیوں کے بھی کئی بطن ہوتے ہیں۔ مشہور حدیث جس میں ذکر ہے۔ کہ قیامت کو سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اور اس وقت ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دیگا۔ اس کے بھی کئی بطن ہیں۔ بلاشبہ ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قیامت کو جب سورج مغرب سے طلوع کریگا۔ تو ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دیگا۔ لیکن جہاں تک فروغ احمدیت کا تعلق ہے۔ اس حدیث کا ایک بطن یہ بھی ہے۔ کہ شمس یعنی مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان مغرب سے مشرق کی طرف واپس آئیں گے۔ اور انکی واپسی کے ساتھ اسلام کی ایسی ترقی کا آغاز ہوگا جس کے بعد ایمان لانا کوئی بڑی بات نہیں سمجھا جائیگا۔ حضور نے فرمایا کہ ضروری نہیں۔ کہ پیشگوئیاں ایکدم فوراً پوری ہو جائیں۔ بلکہ کئی پیشگوئیوں کی تکمیل ظہور کے لئے بھی ایک عرصہ طویل درکار ہوتا ہے۔ جب جنگ ختم ہوئی۔ تو ہم نے یورپین ممالک میں اتنے مبلغ بھیجے کہ پہلے کبھی اتنی تعداد میں نہیں بھیجے تھے۔ اس طرح ہم نے گویا یورپ پر حملہ کا آغاز کر دیا ہے۔ گو ابھی اس سلسلہ کا آغاز ہی ہوا ہے۔ مگر ہم انشاء اللہ اس حملہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرتے چلے جائینگے حضور نے فرمایا کہ شمس صاحب کی اس وقت واپسی مقدر تھی۔ ورنہ ہمارے کئی ایک مبلغ مغربی ممالک میں لڑائی کی وجہ سے رکے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے بعض دوسرے مبلغین کی واپسی زیادہ اغلب تھی۔ شمس صاحب کی آمد محض قدرتی ہے۔ پھر ایک عجیب بات یہ بھی ہے۔ کہ آپ کا اصل نام جلال الدین ہے۔ آپ شاعر نہیں ہیں۔ آپ نے یونہی اپنے نام کے ساتھ لفظ شمس بڑھا لیا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حدیث کے اس بطن سے آپ کا تعلق ہے۔ ایسے ماحول میں شمس صاحب کا مغرب کی طرف سے مشرق کو آنا ہماری کامیابی کا پیش خیمہ سمجھنا چاہیئے۔ اور ہمیں اپنی ہمتوں اور کوششوں کی رفتار کو تیز کر دینا چاہیئے۔ جہاد کے زمانہ میں امن کے زمانہ سے زیادہ چوکسی اور ہوشیاری سے کام کرنا پڑتا ہے ایسے موقعہ پر آدمی کسل اور سستی کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اپنی پوری قوتوں کو بروئے کار لے آتا ہے۔ اس لئے ہمیں اور بھی چوکس اور ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ تنویر

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد احمدیہ لندن سے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نمائندے کی ملاقات

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے جو مسجد (احمدیہ) لندن کے دس سال تک امام اور احمدیہ مشن لنڈن کے انچارج رہ چکے ہیں۔ ۱۶ اکتوبر کو لاہور میں ہندوستان کی جملہ سیاسی جماعتوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنی تمام جائز اور صحیح شکایات کو کشادہ دلی سے جذبۂ مفاہمت کے ماتحت حل کرنے کی کوشش کریں۔

مکرم مولوی شمس صاحب نے جو اس ہفتے کے دوران میں امام مسجد (احمدیہ) لنڈن کے عہدے سے سبکدوش ہونے پر تین ماہ کی طویل مسافت کے بعد عرب ممالک میں سے ہوتے ہوئے ہندوستان پہنچے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے ایک نمائندے کو بیان دیتے ہوئے فرمایا۔

"میری یہی خواہش ہے۔ کہ اہل ہند عدم اتحاد کی روح کو خیرباد کہہ کر بین الاقوامی تحریک معاونت میں اپنے لئے باعزت جگہ حاصل کریں۔ آج ہندوستان کے متعلق اقوام عالم کا نظریہ حقارت سے پُر ہے۔"

آپ نے مزید فرمایا۔ "ابھی وقت ہے۔ کہ ہم اپنے وطن کو عمدگی سے سنوار لیں اور اس طرح اپنے آپ کو اغیار کے تمسخر کی آماجگاہ بننے رہنے سے محفوظ و مامون کر لیں۔"

مولانا صاحب موصوف نے اس حقیقت کا پُرزور الفاظ میں اظہار فرمایا۔ کہ اختلافات یقیناً دوستانہ طریق پر طے ہو سکتے ہیں مشرقِ وسطیٰ میں لڑائی جھگڑوں اور باہمی خلفشار پر مولوی صاحب موصوف نے بہت کچھ روشنی ڈالی۔ آپ نے گفتگو کو مسئلہ فلسطین سے شروع کیا۔ اور آخر میں فلسطین کے متعلق صدر ٹرومین کے آخری بیان دربارہ داخلۂ یہود کو ایک چالاکی وہوشیاری کی ایک چال قرار دیا۔ کہ جو آئندہ صدارتی انتخابات میں یہودی ووٹس حاصل کرنے کی غرض سے چلی گئی ہے۔ نیز فرمایا۔ "عرب ہرگز فلسطین میں یہودیوں کے داخلے پر رضامند نہیں ہوں گے۔" اور پھر پرزور الفاظ میں بتایا۔ کہ عرب کبھی بھی روس سے امداد کی درخواست نہ کریں گے۔ یہودی کریں تو کریں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ "مسئلہ فلسطین کا صرف ایک ہی حل ہے۔ اور وہ ۱۹۳۹ء کا قرطاس ابیض ہے۔ جس کا مقصد فلسطین میں وفاقی (Confedaration) حکومت کا قیام ہے جس میں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے یہودی صرف ۳۳ فی صدی کی حد تک شریک کار ہو سکتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ "تمام عرب ممالک عرب لیگ کے ماتحت مصمم طور پر متحد ہو چکے ہیں۔ اور اب وہ اپنے حقوق کے حصول کی خاطر ہر قسم کی جدوجہد کے لئے کافی منظم اور مضبوط ہیں۔ (بہرحال) مشرقِ وسطیٰ میں نازک قسم کے سیاسی تقابل و کشمکش کے آثار پائے جاتے ہیں۔"

جہاں آپ نے اس امر کو تسلیم کیا۔ کہ انگریز مسئلہ فلسطین کے بارے میں عربوں کے حق میں نظر آتے ہیں۔ وہاں مولوی صاحب موصوف نے مصر سے متعلق ان کے رویہ کی مذمت کی اور فرمایا۔ "انگریز کبھی بھی مصر کو بکلی چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ وہ بوجہ اس کے اہم ترین جائے وقوع کے نہر سویز کے معاملات سے اپنے مفاد عظیم کی خاطر گہرا تعلق رکھتے ہیں یہ ہو سکتا ہے کہ بعض مراعات حاصل کرنے کے بعد وہ مصر کو خالی کر دیں۔ لیکن مصر کے آس پاس وہ اپنے اڈے ضرور قائم رکھیں گے۔ فلسطین میں تو ان کی افواج موجود ہی ہیں۔ حال ہی میں اگرچہ انہوں نے شام کے علاقوں کو خالی کیا۔ لیکن ساتھ ہی ٹرانس جورڈن (شرق اردن) میں بادشاہ عبد اللہ کو تخت پر بٹھا کر نئے معاہدے کی رو سے اپنی فوجوں کو وہاں لا بٹھایا ہے۔"

آپ نے یہ بھی کہا۔ "تمام مصری بوڑھے اور جوان اور تمام سیاسی جماعتیں بلا استثناء اس مطالبہ پر متفق ہیں۔ کہ برطانوی افواج سرزمین مصر

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی مکمل تیاریاں

قادیان ۱۷ اکتوبر۔ خدام کا سالانہ اجتماع جو ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر کو قادیان میں ہو رہا ہے۔ نامہ نگار کو مقام اجتماع پر پہنچنے پر معلوم ہوا۔ کہ آج ایک بجے تک سب تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔ خدام کے اجتماع کی جگہ محلہ دار الشکر کا وسیع میدان تجویز کیا گیا ہے۔ جس میں خدام کے مختلف علمی اور عملی مظاہروں کے لئے فیلڈیں تیار ہو چکی ہیں۔ خدام و اطفال چونکہ اپنے اجتماع کے تین یوم خیموں میں بسر کریں گے اس لئے جملہ مقامی اور باہر سے آنے والے خدام کے لئے خیموں کی جگہوں پر نشان لگا دئے گئے ہیں۔ اس سال پہلے سالوں کے مقابل پر یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ہر خیمے میں بجلی کی روشنی مل سکے۔ کل خیموں کی تعداد ۲۳۲ شمار کی گئی ہے جن میں سے ۱۸۵ خدام کے ہوں گے۔ اور باقی اطفال کے۔ مرکزی منتظمین کے خیموں کے لئے جو جگہ تجویز کی گئی ہے۔ اس میں اندازاً ۲۲ خیمے لگیں گے۔ خدام کی ضروریات کے لئے نلکے اور ۴۰ ...وت الخلا بن چکے ہیں۔ راشن کا انتظام خدام کے سپلائی کے محکمہ کے ذمے ہے۔ اس کے لئے آٹا اور دیگر اشیاء بہت حد تک جمع ہو چکی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں ایک سب سے بڑا امر ان...ن شوریٰ ہے۔ جس میں خدام کے نمائندگان شریک ہوتے ہیں۔ اس مجلس میں شریک ہونے کے لئے اس وقت تک ۱۳۴ نمائندگان کی اطلاع آ چکی ہے۔ (نامہ نگار)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

مجلس علم و عرفان

۱۵ ماہ اخاء - آج بعد نماز مغرب حضور نے مجلس میں جو گفتگو فرمائی - اس کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ مشن

حضور نے فرمایا سفر میں رہنے کی وجہ سے کئی باتیں ایسی ہیں جو بیان کرنی ضروری ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جرمنی میں احمدیہ تبلیغی مشن قائم کرنے کے لئے بار بار کوشش کی گئی۔ کہ احمدی مبلغین کو جرمنی میں جانے کی اجازت دی جائے۔ مگر امریکہ نے بھی اور برطانیہ نے بھی اجازت نہیں دی۔ اس پر میں نے اپنے جرمنی جانے والے مبلغین کو ہدایت کی۔ کہ وہ ہالینڈ چلے جائیں۔ جو جرمنی کی سرحد پر ہے۔ اور وہاں سے جرمنی میں بھی تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ مگر یہ کوشش بھی بہت لمبی ہو گئی۔ ہالینڈ کی گورنمنٹ کو برطانوی گورنمنٹ نے بھی توجہ دلائی۔ مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب میں نے دیکھا کہ یہ صورت بھی پیدا ہوتی نظر نہیں آتی۔ تو میں نے یہ ہدایت بھجوائی۔ کہ سوئٹزرلینڈ کا علاقہ ایسا ہے جہاں لوگوں کی حالت اچھی ہے۔ اور جنگ کی وجہ سے وہاں سیاسی حالات اس قسم کے پیدا نہیں ہوئے کہ نازک صورت ہو۔ اس لئے وہاں جانے کی کوشش کی جائے۔

چونکہ پہلے یہ بات تجربہ میں آ چکی تھی۔ کہ غیر ممالک کا سکہ مشکل سے ملتا ہے۔ اٹلی کے مبلغ اس وجہ سے سخت تکلیف اٹھا چکے تھے۔ اس لئے میں نے ہدایت کی۔ کہ سوئٹزرلینڈ کا سکہ اتنا حاصل کر لیا جائے۔ کہ کم از کم چھ ماہ گزارا ہو سکے۔ اور پھر سوئٹزرلینڈ کو جائیں۔ سپین میں جانے کا راستہ خدا تعالیٰ نے اس طرح کھول دیا۔ کہ وہاں ایک ہندوستانی رہتا تھا۔ اس کے پاس کافی سکہ تھا۔ اور وہ واپس آنا چاہتا تھا۔ اسے انگریزی سکہ کی ضرورت تھی۔ اتفاقاً وہ ہمارے مبلغین سے ملا اور اس نے کہا اگر تمہیں ضرورت ہو تو میرے پاس یہاں کے کافی سکے ہیں۔ انگریزی سکہ سے تبادلہ کر لیں۔ چنانچہ تبادلہ کر لیا گیا۔ اور اس طرح سپین کے مبلغین کے ایک سال کے خرچ کا انتظام ہو گیا۔

اٹلی کے لئے کوشش کی گئی۔ جس کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ گزشتہ مہینوں کا خرچ بھیجنے کی گورنمنٹ نے اجازت نہیں دی تھی۔ اس لئے ہمارے مبلغین کو محنت و مشقت کر کے پیٹ پالنا پڑتا مگر اس طرح تبلیغ کا کام اچھی طرح نہ کر سکتے تھے۔ اب انہیں خرچ بھیجنے کا انتظام ہو گیا ہے۔

اس تلخ تجربہ کی وجہ سے میں نے ہدایت کر دی تھی۔ کہ سوئٹزرلینڈ کے خرچ کا انتظام ہو سکے تو مبلغ جائیں۔ اب انتظام ہونے پر جرمنی جانے والا وفد سوئٹزرلینڈ چلا گیا ہے۔ اور ایسی جگہ جا کر ٹھہرا ہے۔ جو جرمنی کی سرحد پر ہے۔ آج یہاں پہنچنے پر تار ملا ہے۔ کہ وفد منزل مقصود پر پہنچ گیا اور اس نے کام شروع کر دیا ہے۔

جرمنی میں تبلیغ کا رستہ کھل رہا ہے

دوسری اطلاع جو دہلی سے چلتے وقت ملی تھی یہ ہے کہ جرمنی میں تبلیغ کا ایک رستہ خدا تعالیٰ نے کھول دیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جرمنی کے جو قیدی انگلستان رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک نے اخبار میں احمدیہ مشن لنڈن کا ذکر پڑھا۔ اور خط لکھا کہ لٹریچر بھیجیں۔ جو بھیج دیا گیا۔ اب اس کا خط ملا ہے۔ اور اس نے بیعت کر لی ہے۔ اگر ہمارے مبلغ وہاں نہ جا سکینگے۔ تو بھی جب یہ جرمن آزاد ہو گا۔ تو اسکے ذریعہ ہم جرمنی میں تبلیغ کر سکینگے اور جب تک آزاد نہ ہو۔ اس وقت تک خط و کتابت کے ذریعہ اپنے وطن کے لوگوں کو تبلیغ کر سکتا ہے۔ کیونکہ قیدیوں کو خط لکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔ ہمارے احمدی جو جنگ کے دوران میں قید تھے۔ ان کے خط میرے نام آتے رہتے تھے۔

جنگ سے برکت کے سامان

تیسری بات یہ ہے کہ مثنوی والے لکھتے ہیں ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

یعنی جو مشکل بھی امت مسلمہ کو پہنچی۔ اس کے ساتھ کوئی فضل الٰہی بھی نازل ہوا۔ گزشتہ جنگ سب کے لئے مصیبت تھی۔ اور ہمارے لئے بھی۔ ہمارے آدمی بھی مارے گئے۔ ہمارے آدمیوں کو بھی مصائب اور تکالیف میں سے گزرنا پڑا۔ مگر اس سے ہمارے لئے برکت کے سامان بھی پیدا ہوئے۔ جرمنی میں جو (اسیر) قیدی تھے۔ ان کے ذریعہ کئی احمدی ہوئے۔ اور ان میں سے کئی ایک بہت مفید وجود ثابت ہو رہے ہیں۔ اب ایک اٹالین کو خدا تعالیٰ نے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دی ہے۔ یہ اٹالین بھائی جو بیٹھے ہیں جنگی قیدی تھے۔ پچھلی دفعہ جب یہاں آئے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں احمدیت کو سمجھ گیا ہوں بیعت لے لی جائے۔ مگر میں نے انہیں کہا اور سوچ لیں۔ اور تحقیق کر لیں۔ اب جس دن میں دہلی گیا۔ اسی دن آئے تھے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے تحقیقات کی ہے اور خدا تعالیٰ نے ان کو انشراح بخشا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہیگا مفید وجود بن جائینگے۔ گو اٹلی میں پہلے احمدی ہیں۔ مگر اٹلی کے سب سے پہلے احمدی جنہوں نے ہم کو اور قادیان کو دیکھا ہی ہیں۔ یہ ہم لوگوں کو دیکھ کر جائینگے۔ اور جو رائے ان کی ہو گی۔ وہ علی وجہ البصیرت پیش کرینگے اور یہ کہہ کر پیش کریں گے۔ کہ میں نے وہ جگہ دیکھی ہے۔ جو احمدیت کا مرکز ہے۔ اور میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جو وہاں رہتے ہیں۔ اور میں نے ان کے امام کو بھی دیکھا ہے۔ غرض ان کی جو رائے ہو گی اسے علی وجہ البصیرت پیش کرینگے اور اسے لوگ جلد قبول کریں گے۔

جناب شمس صاحب اور ایک شامی بھائی کی آمد

چوتھی خوشی کی بات یہ ہے کہ شمس صاحب پہنچ گئے ہیں۔ وہ دس سال کے بعد آئے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارے شامی بھائی منیر الحصنی صاحب بھی آئے ہیں۔ وہ پیلی دفعہ آئے ہیں۔ اور پہلے عرب احمدی ہیں۔ جو اس رنگ میں آئے ہیں۔ کئی عرب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت بھی آئے مگر ان کا آنا اس طرح ہوتا تھا۔ کہ ہندوستان میں کسی اور غرض کے لئے آئے۔ اور ضمناً کے طور پر قادیان آ گئے۔ تو ایمان نصیب ہو گیا۔ مگر یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے وطن میں احمدیت کا ذکر سنا۔ وہیں احمدی ہوئے۔ اور اب ایماناً اور احتساباً آئے ہیں۔ پہلے جو آئے وہ کسی اور غرض کے لئے آئے۔ تو یہاں آ کر ان کو ایمان بھی مل گیا۔ مگر یہ ایمان لانے کے بعد آئے ہیں۔

غیر ملک اور غیر زبان کی وجہ سے مشکلات

غیر ملک اور غیر زبان کی وجہ سے کئی مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ بسا اوقات ایک اچھی بات کو زبان نہ جاننے کی وجہ سے کچھ کا کچھ سمجھ لیا جاتا ہے اور بغیر ارادہ ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ میں جب انگلستان گیا۔ تو ایک اخبار "ایوننگ سٹینڈرڈ" کا نامہ نگار آیا۔ اور اس نے پوچھا کیا آپ تناسخ مانتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں۔ مگر جملہ معترضہ کے طور پر میں نے کہدیا ہم یہ مانتے ہیں کہ انسانی روح ترقی کرتی ہے۔ اور یہی روح بدل کر اعلےٰ ہوتی جاتی ہے۔ اس کا نام اگر تناسخ ہے تو یہ ٹھیک ہے۔ ورنہ روح کا اس دنیا میں کسی دوسرے بدن میں جانا ٹھیک نہیں۔ دوسرے دن جب اخبار آیا۔ تو اسمیں موٹے الفاظ میں لکھا تھا۔ کہ امام جماعت احمدیہ تناسخ پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ جب ہم نے اخبار والوں سے پوچھا کہ تم نے یہ کیا کیا۔ تو انہوں نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے۔ یہ بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ مگر ہم جو کچھ لکھدیں۔ اسے واپس نہیں لیا کرتے۔

ابھی دہلی سے چلنے کے وقت ایک اخبار کا ایڈیٹر ملنے کے لئے آیا۔ بہت شریف انسان تھا۔ اس نے کچھ پولیٹیکل سوالات کئے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

مگر دوسرے دن جو نوٹ شائع کیا۔ وہ سو فی صدی غلط تھا۔

تو اس قسم کی غلطیاں لگ جاتی ہیں۔ ۱۹۱۸ء کی بات ہے۔ میں ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت بمبئی گیا۔ وہاں لوگ ملنے کے لئے آتے تھے۔ ایک روز ایک اخبار کا ایڈیٹر آیا۔ اور اس نے کہا۔ ہستی باری تعالیٰ پر دلائل نوٹ کرا دیں۔ میرے بمبئی آنے کی خبر سنکر حیدر آباد سے بھی احمدی ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اور اس ایڈیٹر کی بغل میں ایک حیدر آبادی مخلص دوست بیٹھے تھے۔ جب میں کوئی دلیل بیان کروں۔ تو وہ اس طرح سر ہلا دیں۔ کہ گویا انکار کر رہے ہیں۔ پہلی دفعہ ان کے سر ہلانے پر مجھے کچھ تعجب ہوا۔ پھر دوسری اور تیسری دفعہ بھی انہوں نے اسی طرح سر ہلایا۔ جبکہ باقی احمدی سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے تھے۔ پھر اس ایڈیٹر نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق سوالات کئے۔ میں اسے جو بھی جواب دوں۔ اسے وہ تو مان لے۔ مگر وہ احمدی انکار کے رنگ میں سر ہلا دیں۔ میں بہت حیران ہوا۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ شاید ان کا دماغ الٹا چل رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اٹھے اور کہنے لگے۔ حاضر ہوتا ہوں۔ یہ سنکر میں نے سمجھا۔ ضرور پاگل ہو گئے ہیں۔ میں نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔ وہ پندرہ بیس منٹ اور بیٹھے رہے۔ اور پھر کہا۔ حاضر ہوتا ہوں۔ میں نے یہ خیال کر کے کہ جو بھی ان کا مطلب ہو۔ وہی سمجھ لیں۔ کہا بہت اچھا۔ اس پر وہ اٹھ کر چلے گئے۔ اور مجھے یقین ہو گیا۔ کہ ضرور ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ ورنہ یہاں بیٹھے ہوئے یہ کہنے کا مطلب کیا ہے۔ کہ حاضر ہوتا ہوں۔ چونکہ بڑے مخلص تھے۔ گویا سلسلہ سے عشق تھا۔ اور اب بھی ہے۔ مجھے بہت شاق گذرا۔ اور میں نے سید اشرف احمد صاحب کی طرف مظلومیت کی نظر سے دیکھا۔ کہ انہیں ہو کیا گیا ہے۔ انہوں نے ہنس کر کہا۔ میں ابتدا سے حضور کا چہرہ دیکھ رہا ہوں۔ اور سمجھ گیا ہوں۔ کہ حضور نے کچھ اور سمجھا ہے۔ حیدر آباد میں پسندیدگی کے اظہار کے لئے اسی طرح سر ہلایا جاتا ہے۔ اور حاضر ہوتا ہوں کا محاورہ جانے

کی اجازت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دعائیہ فقرہ ہے۔ کہ مجلس سے جانا تو نہیں چاہتا۔ ضرورتاً اجازت چاہتا ہوں۔ اور وہ اس طرح کہ جاؤں اور خدا تعالےٰ پھر آنے کی توفیق دے۔ جب میں نے یہ سنا۔ تب تسلی ہوئی۔ تو ملکوں اور زبانوں کے اختلاف کی وجہ سے بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ اور غیر ملک سے آنے والے کسی بات سے ٹھوکر کھا جاتے۔ اور ایمان کی نعمت کھو کر چلے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو اللہ کے بندے ہوتے ہیں۔ ان کے پاس ایمان لے کر آنا کوئی بڑی بات نہیں۔ ایمان لے کر جانا بڑی بات ہے۔ کیونکہ انسان نے ہزاروں اندازے کئے ہوتے ہیں۔ جو درست نہیں نکلتے۔ مثلاً آج میں نے منیر الحصنی صاحب کی جو شکل دیکھی ہے۔ وہ اس شکل سے بالکل مختلف ہے۔ جو میں نے خیال کی ہوئی تھی۔ میں ان کا قد کچھ چھوٹا سمجھتا تھا اور موجودہ عمر سے زیادہ جوان خیال کرتا تھا۔ پس اصل چیز یہی ہوتی ہے۔ کہ انسان ایمان سلامت لے کر جائے۔ ورنہ شیطان نے ہزاروں جال بچھا رکھے ہوتے ہیں۔ جن میں انسان پھنس جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کاتب وحی بھی مرتد ہو گیا تھا۔ غرض سب سے بڑا ابتلا یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان مرکزی مقام پر جائے۔ ائمہ سے ملے۔ اگر اس کا ایمان بڑھے۔ گھٹے نہیں۔ تو وہ کامیاب ہو گیا۔

ہمارے یہ بھائی اس علاقہ سے آئے ہیں۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ یدعون لک ابدال الشام۔ شام کے ابدال تیرے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہمارا دل چاہتا ہے۔ کہ ہمارے زمانہ میں جو ایمان لائیں۔ وہ ابدال شام ہوں۔ یہ طبعی خواہش ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ان لوگوں کو ابدال شام بنائے۔ شام کا علاقہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے ایسا اہم علاقہ ہے۔ کہ پہلی اسلامی حکومت اور پہلا سیاسی ارتداد یہیں سے شروع ہوا۔ بنو امیہ کی پہلی حکومت اسی علاقہ میں قائم ہوئی۔ اور اسی علاقہ کے لوگوں نے مدینہ کی حکومت کو الٹ دیا۔ شام کی

اصل زبان عبرانی تھی۔ عربی نہ تھی۔ اور مصر کی اصل زبان قبطی تھی۔ عربی نہ تھی۔ سوڈان کی اصل زبان عربی نہ تھی۔ نبطی تھی۔ مگر بنو امیہ کے ماتحت جب یہ ملک آئے۔ تو ایسی طرز پر ان سے معاملہ کیا گیا۔ کہ انہوں نے اپنی بولیاں چھوڑ کر عربی اختیار کر لی۔ غرض اس علاقہ کے لوگوں نے اسلام میں تفرقہ کی ابتدا بھی کی۔ مگر ایسی اسلامی خدمات بھی سر انجام دیں۔ جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور عربی زبان کی ترویج بھی ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ پھر جب عیسائیوں نے اجتماعی حملہ کیا۔ تو شامیوں نے ہی ان

کا مقابلہ کیا۔ اور عیسائیت کا سارا تشدد اپنے سینوں پر لیا۔ ایک سو سال تک عیسائیوں کا مقابلہ کرتے رہے۔ حتیٰ کہ عیسائیت کو شکست کھا کر جانا پڑا۔ پس یہ علاقہ عرب سے اتر کر ہمارے لئے قابل احترام ہے۔ عراق کا درجہ شام کے بعد ہے۔ شام نے اسلامی علوم پھیلائے ہیں۔ اور عراق نے اسلامی تمدن پھیلایا ہے۔

اس کے بعد حضور قاہرہ۔ کبابیر اور حیفا کی جماعتوں کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ خاکسار غلام نبی

غیر مبایعین اور ووکنگ مشن

الفضل ۱۴ ستمبر نظر سے گزرا۔ مضمون "ووکنگ مشن کا پیغامیوں سے کوئی تعلق نہیں" مطالعہ کیا۔ میں ویلز۔ انگلینڈ۔ سکاٹلینڈ میں تین سال ۱۹۴۲ء-۱۹۴۵ء میں رہ کر آیا ہوں۔ میں نے ووکنگ مشن سے واقفیت حاصل کی تھی۔ الفضل کے مضمون کی میں تصدیق کرتا ہوں۔ اور اپنے معلومات حوالۂ قلم کرتا ہوں۔

میں ۲۳ بیول کمپنی کے ساتھ گیا تھا۔ سب سے پہلے ہمارا قیام ویلز میں بمقام کرک ہاول تھا۔ کمانڈنٹ والوں نے امام صاحب ووکنگ کی ملاقات کا بندوبست کیا۔ مجھے بڑی خوشی تھی۔ کہ غالباً شمس صاحب بھی ہمراہ تشریف لائیں گے۔ لیکن امام صاحب (مولوی عبد المجید صاحب) اکیلے ہی آئے۔ ان کے لیکچر کے بعد ملاقاتیں ہوئیں میں نے دریافت کیا۔ مجھے امید تھی۔ کہ آپ کے ساتھ شمس صاحب بھی تشریف آور ہوں گے۔ آپ نے جواب میں کہا۔ کہ ان کی آپس میں کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ سلسلہ احمدیہ سے تعلق کے بارے میں پوچھنے پر جواب دیا۔ کہ لاہور کی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہندوستانی جوانوں کی رہائش کا بندوبست رخصت کے دوران ووکنگ میں تھا۔ جہاں خورد و نوش۔ رہائش کا بندوبست سرکاری طور پر تھا۔ صبح نو بجے کھانے سے فارغ ہو کر جوان گاڑی پر بیٹھ کر لنڈن آ جاتے۔ سارا دن مشہور مقامات دیکھتے چائے انڈیا ہوس میں پلائی جاتی۔ شام کو گاڑی کے ذریعہ ووکنگ چلے جاتے۔ رخصت کے دوران میں بھی ایک دفعہ ووکنگ

کٹیرا۔ ہمارے سپاہی مسجد کی جھاڑ پونچھ کرتے تھے۔ ورنہ کوئی پرسان حال نہ تھا۔ میں نے بھی دو نفل وہاں پڑھے۔ اور فرش گرد آلود دیکھا۔

کسی حد تک امام صاحب بھی معذور ہیں۔ اس ملک میں زیادہ سردی ہونے اور کوئی نمازی نہ ہونے کی وجہ سے اپنے ڈیرا پر ہی نماز پڑھتے ہوں گے۔ ان دنوں امام صاحب کے سپرد ولائتی اخبار رومن زبان میں چھاپنے کا کام تھا۔ جس میں وہ ہفتہ بھر کی خبریں۔ بزرگان اسلام کے اقوال درج کرتے۔ ایک مضمون جو میں پڑھا کرتا وہ یہ ہوتا۔ کیا آپ جانتے ہیں؟ یہ ایک علمی مضمون ہوتا۔ اس اخبار کی ایک کاپی میں نے مارچ ۱۹۴۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی تھی۔ ایک دفعہ ہم دونوں ووکنگ سے اکٹھے روانہ ہوئے گاڑی میں امام صاحب پروف صحیح کرنے بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا کہ اب آپ شام گئے واپس آئیں گے۔ دن بھر لنڈن میں ہیں نمازوں کی ادائیگی کیسے کرتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ جس ہوٹل میں چائے پیتا ہوں۔ وہاں ہی کرسی پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لیتا ہوں۔

پیغام صلح اخبار میں نے ان سے لے کے پڑھا تھا۔ حیران تھا کہ اس میں ووکنگ مشن کی آمد و خرچ دکھائی ہوتی ہے۔ چندہ کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اور یہاں مولوی صاحب سرے سے انکاری ہیں۔ کہ ہمارا لاہور کی جماعت سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہمارے

انگلستان میں تبلیغ اسلام

احمدیہ مشن لنڈن کی تبلیغی مساعی۔ بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۶ء

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب احمدی مجاہد

اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں مختلف رنگوں میں تبلیغ کے میدان میں کام کرنے کی توفیق دی۔ تبلیغ کے جن مواقع سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ان سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی متعدد مقامات پر لٹریچر تقسیم کیا۔ لوگوں سے تعارف پیدا کیا۔ اور مختلف سوسائٹیز سے تعلقات قائم کئے۔ ان مساعی کا مختصر خاکہ درج ذیل کیا جاتا ہے

لنڈن میں تبلیغ

اس ماہ میں لنڈن کے ۲۷ مقامات پر The tomb of Jesus اور Christ in India اور A challange to The church ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور لوگوں تک وہ آواز پہنچائی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بلند کی۔ دوران تقسیم میں زبانی تبلیغ اور گفتگو کے مواقع بھی میسر آتے رہے۔ جن سے پورا فائدہ اٹھایا گیا۔ جن اصحاب نے مزید معلومات کی خواہش ظاہر کی۔ انہیں بذریعہ ڈاک لٹریچر بھیجا گیا۔

ہائیڈ پارک میں تبلیغ

ہائیڈ پارک جانے کا پروگرام بھی خدا کے فضل سے باقاعدہ جاری رہا۔ لوگوں کا ہجوم تو قریباً روزانہ ہی کم و بیش ہوتا ہے۔ مگر جمعہ ہفتہ اور اتوار کو لوگ خاص طور پر وہاں آتے ہیں۔ اس لئے یہ تین دن ہم نے بھی وہاں جانے کا پروگرام تجویز کیا۔ مختلف احباب کو ۱۲ دفعہ وہاں جانے کا موقعہ ملا۔ اور آٹھ لیکچرز دیئے۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر تبلیغ کی جاتی رہی۔ ہمارے لیکچروں میں حاضری خدا کے فضل سے اچھی ہو جاتی تھی۔ جو لوگ سوال کرتے تھے انہیں مناسب جواب دیئے گئے۔

مختلف سوسائٹیز میں شمولیت

شروع میں ستمبر میں ایک دفعہ لنڈن فورم سوسائیٹی میں جانے کا موقعہ ملا۔ یہ چند آزاد خیال عیسائیوں کی سوسائیٹی ہے۔ جو اپنے آپ کو مذہب کا ایک حد تک پابند بھی سمجھتے ہیں۔ مگر مسائل متفرقہ کو آزادانہ طور پر زیر بحث لاتے ہیں۔ مسیح کی الوہیت پر بحث کے دوران میں ہماری طرف سے بھی دو سوال کئے گئے۔ جن سے وہ کچھ سٹ پٹا سے گئے۔ اور بالآخر یہ کہہ کر اس بحث کو ختم کر دیا۔ کہ ان سوالات کے جواب کے لئے کافی وقت درکار ہے۔

انڈین کلچرل یونیٹی لیگ

یہ لیگ نئی قائم ہوئی ہے۔ اس کے پہلے اجلاس میں محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن کو انہوں نے شمولیت کی دعوت دی۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب نے اس موقعہ پر مختلف مذاہب کے پیروؤں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یوم پیشوایان مذاہب منانے کی تجویز پیش کی۔ جسے بہت سراہا گیا۔ میٹنگ میں زیادہ تر ہندو تھے۔ جن سے تعارف ہوا۔ مختلف احباب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ ایک صاحب روسی گورنمنٹ کے انجینئر تھے۔ ان کو روس کے بارہ میں پیشگوئیاں بتائیں۔ جن سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ اور بڑی دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور مسجد میں آنے کی خواہش ظاہر کی۔

ایک اور مجلس میں "اسلام میں عورت کی حیثیت" پر محترم چوہدری صاحب نے تقریر کی۔ اور اس کے بعد تبادلہ خیالات میں قریباً تین گھنٹے وقت صرف ہوا۔ خدا کے فضل سے اس گفتگو کا بھی اچھا اثر ہوا۔

ان سوسائٹیز کے علاوہ مجوزہ پروگرام کے مطابق انٹرنیشنل لنگویجز کلب۔ کانوئیل ہوسٹل۔ اور ننٹ فورڈ ہوسٹل جانے کا بھی موقعہ ملا۔ جہاں مختلف ممالک کے طلباء سے تعارف پیدا کیا۔ اور سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ بعض افریقن طلبہ سے خاص طور پر ملاقات کر کے انہیں مسجد میں آنے کی دعوت دی۔

مسجد میں لوگوں کی آمد

مسجد میں ملاقات کے لئے آنے والوں کا سلسلہ کم و بیش قریباً روزانہ جاری رہا۔ تحقیق کے لئے جو لوگ آئے وہ خدا کے فضل سے اچھا اثر لے کر گئے۔ موقعہ کے مناسب چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اور سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ مسجد میں تشریف لانے والے احباب میں سے کرنل ڈگلس جن سے ہماری جماعت اچھی طرح متعارف ہے۔ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ متعدد مرتبہ تقاریب وغیرہ کے مواقع پر آپ پہلے بھی تشریف لا چکے ہیں۔ مگر اس دفعہ خواہش تھی کہ الگ طور پر آپ سے گفتگو کا موقعہ ملے۔ چنانچہ آپ کافی دیر احباب کے ساتھ بیٹھے گفتگو فرماتے رہے۔ پہلے کچھ دیر ہندوستان کی حالت کے متعلق سلسلہ کلام جاری رہا۔ پھر آپ نے خود ہی نہایت بشاشت کے ساتھ مقدمہ مارٹن کلارک کے حالات بیان کرنا شروع کر دیئے۔ اور اس امر پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ کہ خدا نے آپ کو حقیقت کے پانے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے یہ بات خاص طور پر بیان کی۔ کہ مجھے ابتداء میں ہی کچھ شک سا تھا۔ کہ یہ واقعہ یونہی نہ بنایا گیا ہو۔ مگر اس کو غلط قرار دینے کے لئے کوئی بنیاد میرے پاس نہ تھی۔ جب مرزا صاحب پہلی دفعہ میرے سامنے آئے۔ تو آپ کی شکل دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا۔ کہ یہ شخص کبھی ایسا کام نہیں کر سکتا۔ بلکہ نہایت راستباز معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدا نے پھر راستہ بھی کھول دیا۔ اس کے ساتھ آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ آپ کو کرسی دینے کے لئے مجھے ذرا بھی تردد محسوس نہ ہوا۔ میں نے یہ سمجھا کہ میرے نزدیک اس وقت مارٹن کلارک اور آپ دونوں ایک سے ہیں۔ اور ... رنگ میں لیڈر ہیں۔ اس تمام واقعہ کو آپ نے نہایت مزے لے کر بیان کیا۔ اور خوشی کا اظہار کیا۔ ضمناً آپ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کی کرسی حاصل کرنے کی خواہش اور پھر اس میں ناکام رہنے کو از خود ہی بیان کیا۔

چائے کے بعد آپ کی معیت میں ایک گروپ فوٹو لیا گیا۔ اور پھر آپ واپس تشریف لے گئے۔

آپ کے علاوہ ڈاکٹر کلارد ممبر پارلیمنٹ اور آپ کی بیگم صاحبہ بھی تشریف لائیں۔ نیز سوامی رویکانند پریذیڈنٹ ویدانت سوسائٹی۔ مسٹر براؤن سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین سکول آف اورینٹل سٹڈیز۔ مسٹر ... سیکرٹری محکمہ تعلیم (انڈیا ہاؤس) اور بعض دیگر احباب مسجد میں تشریف لائے۔ مسٹر ہیری جو کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ ہیں۔ اور اسی طرح ساؤتھ افریقہ کے ایک مسلمان تاجر بھی تشریف لائے۔ جن سے سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ نیز مطالعہ کے لئے سلسلہ کا لٹریچر انہیں دیا گیا۔

عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ

حسب دستور اس دفعہ بھی جامعہ احمدیہ کے زیر انتظام عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ ہوگا۔ انشاء اللہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۴۶ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد اقصےٰ میں یہ مقابلہ ہوگا۔ مقابلہ کے لئے مضمون حسب ذیل مقرر کیا جاتا ہے۔

"أيهما ذبيح الله اسمٰعيل ام اسحاق عليهما السلام" ہر مقرر کو دس منٹ تقریر کے لئے دیئے جائیں گے۔ اول و دوم رہنے والے طلبہ کو انعام بھی ملے گا۔ درسگاہوں کے دیگر تمام طلبہ اس مقابلہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ شرکت کرنے والے دوست

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۷۱۸:۔ منکہ صادقہ بیگم زوجہ چوہدری رائے محمد خاں صاحب قوم راجپوت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن سرٹوعہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۲۶ حسب ذیل ہے۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے زیور طلائی کانٹے یکتولہ سوئی ۹ ماشہ انگوٹھی ۵ ماشہ علاوہ ازیں زیور کا ۔/۷۵۰ روپے بنک میں جمع ہے۔ جو زیور بنایا جائے گا۔ میرا مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ مذکورہ بالا تمام جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان واجب الادا ہوگی۔ الامتہ:۔ صادقہ بیگم بحروف انگریزی۔ گواہ شد:۔ فضل احمد خان والد موصیہ بحروف انگریزی۔ گواہ شد:۔ رائے محمد خان خاوند موصیہ

نمبر ۹۷۱۵:۔ منکہ مستری رحمت علی ولد مستری مالی صاحب لوہار پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانباں ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس اسوقت نقد دو ہزار روپیہ ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت ۔/۲۵۰ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ رحمت علی بقلم خود W.R. 127 A.I.O.C. Abadan IRAN گواہ شد:۔ عزیز اللہ بقلم خود آبادان گواہ شد:۔ مسعود احمد بقلم خود I.C. 760 K 22/4 Abadan Iran

نمبر ۹۷۱۳:۔ منکہ خالدہ خانم صاحبہ زوجہ چوہدری شاہ محمد صاحب قوم ارائیں عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن میانوال ڈاکخانہ پرتاب پورہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ زیورات طلائی بارہ تولہ مہر بذمہ خاوند ۔/۳۰۰ روپیہ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اسکی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ خالدہ خانم بقلم خود گواہ شد:۔ غلام علی والد موصیہ میانوال گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۷۱۲:۔ منکہ خدا بخش ولد کریم بخش قوم کشمیری پیشہ بیکاری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن قادیان مہاجر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ دو سو صد روپیہ جس میں میری بیوی کی شرکت ہے میرا حصہ یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں کمزور ہوں محنت نہیں کر سکتا۔ میری بیوی تجارت کرتی ہے۔ جس سے میں گذارہ کرتا ہوں اگر اس کے سوا کوئی جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ خدا بخش موصی بر مکان بابا شیر محمد دارالعلوم۔ گواہ شد علی محمد اصحابی و موصی۔ گواہ شد محمد امین دیہاتی مبلغ

نمبر ۹۷۱۰:۔ منکہ حمیدہ خانم زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم آرائیں عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بجوارہ حال میانوال ڈاکخانہ پرتاب پور ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ساڑھے چھ تولے نقد مبلغ یکصد روپیہ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ حمیدہ خانم بقلم خود گواہ شد۔ غلام علی موصی نمبر ۳۹۸۳ والد موصیہ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

ولادت

مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۲۶ء کو اللہ تعالے نے میرے ہاں لڑکا عطا کیا حضور اقدس نے نام حمید اللہ رکھا۔ بچہ کی زندگی اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ یہ میرا پہلا لڑکا ہے۔ اور میرا ارادہ پڑھا لکھا کر دین کے لئے وقف کرنے کا ہے۔ اللہ تعالے قبول فرمائے۔ اور یہ عاجز بھی واقف زندگی ہے۔

(خاکسار عنایت اللہ احمدی جھانسی)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پشاور ۱۶/۱۷ اکتوبر: آج دوپہر کو پنڈت جواہر لال نہرو پشاور کے ہوائی اڈے پر پہنچے ہزاروں مسلمانوں نے سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ اور نہرو واپس جاؤ" ہندو کانگرس مردہ باد" کے نعرے لگائے۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد کی کوٹھی پر بھی جہاں پنڈت نہرو مقیم ہیں۔ زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ اسمبلی چیمبر کے سامنے مظاہرین کو پولیس نے لاٹھی چارج کی۔ لیکن وہ منتشر نہ ہوئے۔ شہر میں برطانوی اور ہندوستانی فوج اور مسلح پولیس کے پہرے کا غیر معمولی طور پر انتظام کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ فلسطین کے مفتی اعظم سید امین الحسینی نے قاہرہ سے ایک مکتوب کے ذریعے مسٹر محمد علی جناح کو یقین دلایا ہے۔ کہ عرب دنیا مسلمانان ہند کی موجودہ جدو جہد کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اس کی پوری ہمدردی ان کے ساتھ ہے۔

نئی دہلی کانگرس لیگ گفت و شنید کے سلسلے میں گذشتہ دنوں پنڈت نہرو اور مسٹر جناح کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی تھی۔ اُسے شائع کر دیا گیا ہے۔ اس خط و کتابت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اولاً مسٹر جناح اور گاندھی جی ایک فارمولا پر متفق ہو گئے تھے جس میں مسلم لیگ کو مسلمانوں کی نمائندہ جماعت تسلیم کر لیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں پنڈت نہرو نے کانگرس کی طرف سے اس فارمولے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اس میں کچھ ترمیم کرنے کا مطالبہ کیا۔ مسٹر جناح نے اس سلسلے میں نو اہم نکات پیش کئے۔ اور لکھا کہ گاندھی جناح فارمولا دیگر تمام معاملات کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے تسلیم کرنے کے بغیر گفت و شنید جاری نہیں رہ سکتی۔

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر: گاندھی جی نے کہا ہے کہ مسلم لیگ نے اپنے کوٹا میں سے اچھوت ممبر کو نامزد کر کے فراخدلی کا ثبوت نہیں دیا۔ اگر ہندو اور مسلمان دو قومیں ہیں تو پھر اچھوت کیوں نامزد کیا گیا۔ آپ نے کہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلم لیگ صحیح جذبہ کے ماتحت عارضی حکومت میں شامل نہیں ہو رہی۔ وہ ملک کی خدمت کرنے کی بجائے لڑنے آ رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر: آج صبح وائسرائے نئی دہلی سے بمبئی روانہ ہو گئے۔

پشاور ۱۷ اکتوبر: آج پنڈت نہرو عبد الغفار خان اور ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم کے ہمراہ وزیرستان کے علاقہ کو روانہ ہو گئے۔ امید ہے۔ کہ آپ آئندہ ایک ہفتہ میں ۲۶ ہزار مربع میل کے علاقہ کا دورہ کریں گے۔

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر: مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور عبوری حکومت کے نئے رکن مسٹر لیاقت علی خان بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو گئے۔ عبوری حکومت کے دوسرے مسلم لیگی رکن مسٹر آئی۔ آئی۔ چندریگر بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر: سنٹرل اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس ۲۷ اکتوبر کی شام کو پانچ بجے منعقد ہو گا۔

کلکتہ ۱۷ اکتوبر: مسٹر حسین شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال نے ایک بیان میں کہا ہے میں سر دست وزارت میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا بلکہ اس امر کا جائزہ لوں گا۔ کہ عبوری حکومت میں مسلم لیگ کی شمولیت کا دلی میں اور دیگر صوبوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ بنگال کی وزارت کے ایک اچھوت رکن مسٹر منڈل چونکہ لیگ کی طرف سے عبوری حکومت میں شامل ہو رہے ہیں اس لئے ان کے محکمے کا چارج وزیر اعظم نے خود لے لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر: حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگلی سہ ماہی (نومبر ۴۶ء سے جنوری ۴۷ء تک) کے لئے پٹرول کا راشن سارے ہندوستان میں بڑھا دیا گیا ہے موجودہ سہ ماہی کی مقدار سے دس فی صدی زائد پٹرول پبلک کو استعمال کے لئے دیا جائے گا۔

کلکتہ ۱۶ اکتوبر: اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سال ہندوستان میں ۸۹ لاکھ ستر ہزار ٹن گندم پیدا ہو گی گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال گندم کی پیداوار میں ۱۵ فیصدی کمی واقع ہو گی۔

بمبئی ۱۶ اکتوبر۔ ایک مشہور کمیونسٹ لیڈر نے ایک بیان میں کہا کہ مسٹر سی۔ ایچ بھابھا کو محض اس لئے سفارشات پر عارضی حکومت کا ممبر بنایا گیا ہے کہ وہ پٹیل ہال فنڈ میں دس ہزار روپے دیں اور سردار پٹیل کے لڑکے کو اورینٹ انشورنس کمپنی میں ایک ذمہ دار عہدے پر مقرر کر کے پانچ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ حاجیوں کا جہاز رضوانی ۱۱۵۰ حاجیوں کو لے کر ۱۸ اکتوبر کو عازم جدہ ہو گا۔

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کی یاد میں اس سال ۱۱ نومبر کو گیارہ بجے دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی جائے۔

کٹک ۱۶ اکتوبر۔ اڑیسہ میں مسکرات کی بندش کے ارادہ کے پیش نظر موجودہ قانون آبکاری کے نفاذ کو سخت تر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ مسکرات کی ناجائز تیاری اور فروخت بالکل بند ہو جائے۔

سری نگر ۱۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شیخ محمد عبداللہ کی سزا کے خلاف اپیل نہیں کی جائیگی۔

پیرس ۱۶ اکتوبر۔ عرب لیگ کے سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا میرے لئے یہ ایک ناقابل فہم بات ہے کہ امریکہ جیسا وسیع ملک جو دنیا بھر کے یہودیوں کو جگہ دے سکتا ہے۔ فلسطین جیسے چھوٹے سے ملک میں ایک لاکھ یہودی آباد کرنا چاہتا ہے۔

نیویارک ۱۶ اکتوبر۔ ۲۰ ممتاز جرمن سائنسدان یہاں لائے گئے ہیں۔ انہیں ایک خفیہ مقام میں پہنچا دیا گیا ہے۔ جہاں امریکن فوج کے لئے ان سے کام لیا جائے گا۔

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ عبوری حکومت کے ارکان کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ نمک کا ٹیکس یکم جنوری ۴۷ء سے منسوخ کر دیا جائے اور اسے قومی صنعت بنا دیا جائے۔ اس سلسلے میں تفصیلی سکیم مرتب کی جا رہی ہے۔

دہلی ۱۶ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ہوائی جہازوں کی سروس جاری کرنے کے سلسلے میں امریکہ کا ایک مشن حکومت ہند سے گفت و شنید کرنے کے لئے ہندوستان پہنچ گیا ہے۔

لائلپور ۱۶ اکتوبر۔ گندم ۱۰/۰/۶ یا ۱۲/۰/۹ گھی دیسی ۳۲/۰/۰ گڑ ۱۸/۰/۰ تا ۲۳/۰/۰ شکر ۱۹/۰ تا ۲۵/۰۔

استنبول ۱۶ اکتوبر۔ روس نے درہ دانیال کے کنٹرول کے لئے مشترکہ ڈیفنس کونسل کے قیام کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے متعلق ابھی تک ٹرکی نے سرکاری طور پر اپنے فیصلہ سے روس کو مطلع نہیں کیا۔ امید ہے کہ اس ہفتہ کابینہ میں اس کے متعلق غور کیا جائے گا۔ ٹرکی کے وزارت خارجہ کے جنرل سیکرٹری نے اس سلسلے میں آج برطانوی اور امریکن سفراء سے ملاقات کی۔

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ آل انڈیا اچھوت فیڈریشن کے زیر اہتمام ایک جلوس نکالا گیا۔ یہ جلوس شہر کے مختلف حصوں میں گشت لگانے کے بعد مسٹر جناح کی کوٹھی پر پہنچا۔ اچھوتوں کے نمائندوں نے عارضی حکومت کیلئے مسلم لیگی ارکان کی فہرست میں اچھوت نمائندہ شامل کرنے کے لئے مسٹر جناح کا شکریہ ادا کیا۔ مسٹر جناح نے انہیں یقین دلایا۔ کہ وہ شروع سے ہی اچھوتوں کے دوست رہے ہیں۔ آئندہ بھی مسلم لیگ اچھوتوں کی ہر ممکن مدد کرتی رہے گی۔

بمبئی ۱۷ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر گاندھی جی بمبئی پہنچ گئے۔ گورنر بمبئی نے آپ کا استقبال کیا۔ کل آپ شہر کے اس حصے کا دورہ کریں گے۔ جہاں فساد کا زور رہا ہے۔ امید ہے کہ اس ہفتے کے آخر تک آپ واپس نئی دہلی آ جائیں گے۔

پشاور ۱۷ اکتوبر۔ خان عبدالقیوم خان لیڈر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی سرحد نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو کو خان عبدالغفار خان نے بلایا ہے۔ اس لئے کل پنڈت نہرو کی آمد پر جو مظاہرے ہوئے۔ ان کی ساری ذمہ داری خان عبدالغفار خان پر عائد ہوتی ہے۔ لیگ پنڈت نہرو کے اس دورہ کے ذریعے ہرگز کانگرس کو سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی اجازت نہ دیگی۔

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ آج خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ اور میاں ممتاز دولتانہ جنرل سیکرٹری پنجاب مسلم لیگ نے مسٹر جناح سے دیر تک تبادلہ خیال کیا۔

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ سونا ۹۹/۹/۰ چاندی ۶۶/۰/۰ پونڈ ۶۸/۸/۰
امرتسر سونا ۱۰۲/۸/۰

نئی دہلی ۱۶ اکتوبر۔ اخباری کاغذ کی کمیٹی کے ایک اجلاس میں اس امر پر غور کیا جائیگا کہ ہندوستان میں اخباری کاغذ کی تیاری